صدائے منبر

معاشرتی بگاڑ کا بنیادی سبب

مولانا محمد یونس
خطیب جامعہ سلفیہ

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ و اولئک ھم الکاذبون (النحل آیت 105)

جھوٹ و افتراء تو صرف وہی لوگ باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالی کی آیات پر یقین نہیں ہوتا ہے اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

اسلام اپنے ماننے والوں میں محبت و الفت کی فضا قائم کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ کوئی معاشرہ وجود میں آسکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے۔ تمام عبادات جہاں اپنے اندر بے شمار حکمتیں اور دروس لئے ہوئے ہیں وہاں مسلمان کو اخوت و بھائی چارہ کی تعلیم بھی دیتی ہیں، نماز باجماعت کا اہتمام نمازیوں میں باہمی محبت و الفت پیدا کرتا ہے، سب کو ایک صف میں کھڑے ہونے کی تعلیم دے کر تمام نسلی امتیازات کا خاتمہ کر کے مساوات کا درس دیتا ہے، روزہ مسلمان میں انسانی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات کو ابھارتا ہے، زکوۃ بھی اصحاب الخیر کے اموال میں غریب بھائیوں حق تسلیم کروا کر باہمی احترام و عقیدت اور اخوت کی فضا قائم کرتی ہے اور حج تو عالمی اخوت، وحدت اور مساوات کا ایسا مظہر ہے کہ کسی اور دین میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ غرض اسلام کی تمام تعلیمات کی بنیادی حکمت یہی ہے کہ اسلامی معاشرہ جسد واحد اور بنیان مرصوص بن جائے، لیکن شیطان اس اخوت و بھائی چارہ کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے اور اس مقصد کے لئے جھوٹ کو فروغ دیتا ہے اور منافقت کے بیج بوتا ہے ، جس سے باہمی بداعتمادی جنم لیتی ہے اور ایک دوسرے کا اعتماد اٹھ جاتا ہے، محبت و الفت اور احترام و عقیدت کی فضا ختم ہو جاتی ہے ، جھوٹ اس قدر فروغ پا جاتا ہے کہ عام گفتگو، مزاح، تجارت، عدالت، سیاست حتی کہ دین میں بھی سرایت کر جاتا ہے۔

اس لئے نبی کریم ﷺ نے اپنی اکثر تعلیمات میں جھوٹ سے دور رہنے کی ترغیب دی ہے، آپ کا فرمان ہے **ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث (بخاری)** بدگمانی سے اجتناب کرو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

انسان محض ایک مفروضے پر بغیر کسی بنیاد کے اپنے بھائی کے بارہ میں دل میں ایسے تصورات پیدا کر لیتا ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے پھر اسی مفروضہ کی بنیاد پر وہ اپنے بھائی کی غیبت کرتا ہے اسے بدنام کرنے کے لئے غلط قسم کے تبصرے کرتا ہے اس کے دوست واحباب کو اس سے متنفر کرنے کے جتن کرتا ہے جس کے نتیجہ میں جہاں اس کا نامہ اعمال گناہوں سے سیاہ ہو رہا ہوتا ہے وہاں وہ اسلامی معاشرہ کی بنیاد کو کھوکھلا اور اس کی دیواروں میں دراڑیں ڈال رہا ہوتا ہے، اس لئے ایک مسلمان کا فرض ہے کہ بدگمانی کو کبھی بھی قریب نہ آنے دے اگر کسی کے بارہ میں دل میں ایسی کوئی بات آتی ہے تو فوراً دل کو صاف کرے کیونکہ یہی بدگمانی اس کے دل میں دوسروں کے بارہ میں حسد ، کینہ اور بغض جیسی بیماریاں پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔

جھوٹی شہادت

جھوٹی شہادت بھی بہت بڑا گناہ ہے اور معاشرتی بگاڑ کا ایک اہم سبب ہے، اس کی وجہ سے عدل قائم نہیں رہتا جبکہ اس کائنات کی بقا عدل پر ہے

رب ذوالجلال کا فرمان ہے **فاجتنبوا الرجس من الاوثان و اجتنبوا قول الزور (الحج آیت 22)** بت پرستی کی غلاظت سے دور رہو اور جھوٹی بات (شہادت) سے اجتناب کرو۔

جھوٹی شہادت اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالی نے شرک کی ممانعت سے متصل ہی جھوٹی شہادت کی ممانعت کا ذکر کیا ہے سید کائنات ﷺ کا بھی فرمان ہے **عُدلت شھادۃ الزور بالشرک باللہ (الترمذی)** کہ جھوٹی شہادت کو شرک کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔

جھوٹی شہادت قیام عدل و انصاف میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

انصار کے قبیلہ بنی ظفر میں ایک شخص طعمہ یا بشیر بن ابیرق نے ایک انصاری کی زرہ چرا لی جب اس کا چرچا ہوا اور اس چوری کے بے نقاب ہونے کا خطرہ محسوس ہوا تو اس نے وہ زرہ ایک یہودی کے گھر میں پھینک دی اور بنی ظفر کے کچھ

آدمیوں کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گیا، ان سب نے کہا کہ کہ زرہ چوری کرنے والا فلاں یہودی ہے، یہودی بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوگیا اس نے کہا کہ میں نے چوری نہیں کی بلکہ ان لوگوں نے چوری کر کے زرہ میرے گھر میں پھینک دی ہے، بنوظفر اور بنوابیرق آپ ﷺ کو باور کراتے رہے کہ چور یہودی ہی ہے قریب تھا کہ یہودی پر چوری کی فرد جرم عائد کردی جاتی کہ اللہ تعالی نے قرآن نازل فرمایا **ھا انتم ھؤلاء جادلتم عنھم فی الحیوۃ الدنیا فمن یجادل اللہ عنھم یوم القیامۃ ام منیکون علیھم وکیلا. (النساء . آیت 105)**

ہاں تو یہ تم ہی لوگ ہو جو دنیا میں ان کے دفاع میں جھگڑتے ہو تو بتاؤ قیامت کے دن اللہ کے سامنے ان کے دفاع میں کون جھگڑے گا اور کون ہے جو ان کا وکیل بنے گا؟

اور آج کل یہ مرض مسلمانوں میں عام ہے اور اس کی قباحت اور نقصانات کا اندازہ کئے بغیر چند پیسوں کی خاطر یا دوست و احباب کی محبت میں آ کر جھوٹی شہادت کیساتھ عدل و انصاف کے راستے میں مضبوط بند باندھ دئے جاتے ہیں۔

جھوٹا خواب

نبی کریم ﷺ نے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا ہے، وحی کا ایک ذریعہ خواب بھی تھا اور انبیاء کے خواب سچے ہوا کرتے ہیں، اس لئے جھوٹے خواب بیان کرنا یا خواب میں جھوٹ ملا کر لوگوں کو سنانا بہت بڑا گناہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **من کذب فی الرؤیا متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار (مسند احمد)**

جو شخص عمداً خواب میں جھوٹ بولتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا **من تحلم بحلم لم یرہ کُلف ان یعقد بین شعیرتین و لن یفعل (بخاری)**

جس شخص نے کوئی خواب دیکھے بغیر خود ساختہ خواب بیان کیا تو اسے قیامت کے دن جو کے دو دانوں میں گرہ دینے کا مکلف بنایا جائے گا اور وہ ایسا کبھی نہ کر سکے گا۔ جس کے نتیجہ میں اسے شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا **ان من افری الفری ان یری عینہ ما لم تر (بخاری)**

سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کی آدمی اپنی آنکھ کے واسطہ سے ایسی بات بیان کرے جو آنکھ نے دیکھی ہی نہیں۔

کچھ لوگ جھوٹے خواب بیان کر کے اپنے آپ کو ولایت بلکہ اس سے بھی بلند مقام پر لے جاتے ہیں، جھوٹی خوابوں کے ذریعہ انبیاء کی اہانت کا باعث بنتے ہیں، شریعت سازی کا کام کرتے ہیں، دین میں بہت سی ایسی باتیں شامل کر دیتے ہیں جن کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

ایک عام آدمی بھی اپنے دوستوں کی مجلس میں مخصوص مقاصد کے لئے جھوٹے خواب بیان کرتا ہے اور اسے معمولی گناہ تصور کرتا ہے، حالانکہ یہ معمولی گناہ نہیں ہے بلکہ بہت بڑا جرم ہے، ہمیں اس سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہئے۔

مزاح میں جھوٹ

بعض اوقات انسان محض دوستوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹی باتیں بیان کرتا ہے اور اسے مزاح، دل لگی یا دل کے بہلانے کا نام دیتا ہے، جب کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے **لا یصلح الکذب فی جد و لا ھزل، و لا ان یعد احدکم ولدہ شیئاً ثم لا ینجز لہ (الادب المفرد للبخاری)**

جھوٹ کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے وہ از راہ مذاق بولا جائے یا سنجیدگی کے ساتھ، اور نہ یہ جائز ہے کہ اپنے بچے سے کوئی وعدہ کیا جائے اور پھر اسے پورا نہ کیا جائے۔

مومن کی تو علامت یہ ہے کہ وہ جھوٹ کے قریب بھی نہیں جاتا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے **لا یؤمن العبد الایمان کلہ حتی یترک الکذب من المزاحۃ و یترک المراء و ان کان صادقا. (مسند احمد)**

کسی بھی انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا ہے جب تک بطور مزاح بھی جھوٹ کو ترک نہیں کرتا ہے اور سچا ہو کر بھی بحث و جدل سے اجتناب نہیں کرتا ہے۔

لوگوں کو جھوٹی باتوں سے ہنسانے والوں کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے **ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحک بہ القوم فیکذب ویل لہ ویل لہ (ابو داؤد)**

جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے ہلاکت ہے بربادی ہے اور جہنم کی وادی ہے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ محض چند لمحات کی نام نہاد مسرت و دل لگی کے لئے بھی جھوٹ نہ بولیں

تجارت میں جھوٹ

آج کل ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر تجارت ممکن نہیں ، نہ جھوٹ کے بغیر مال خرید سکتے ہیں اور نہ بیچ سکتے ہیں اس لئے ہم نے جھوٹ کو تجارت کا جزو لا ینفک بنا رکھا ہے، اور اسی وجہ سے ہماری تجارت میں کوئی برکت نہیں رہی، لاکھوں کے منافع کے باوجود ہم پر افسردگی ، پریشانی اور بے چینی طاری رہتی ہے، ساری کمائی بیماریوں کے علاج پر خرچ ہو جاتی ہے ، بے شمار دولت کے باوجود پابندیاں ہیں کہ نہ نمکین چیز استعمال کرنی اور نہ میٹھی ۔ وگرنہ بلڈ پریشر بڑھ جائے گا یا شوگر کنٹرول نہیں ہوگی ۔ ہمارا خیال ہے کی دولت کی فراوانی ہی اللہ کا فضل و کرم ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دولت بے شک کم ہو ، لیکن نہ بیماریاں ہیں نہ علاج کے اخراجات ہیں نہ گھر کے افراد جزو معطل بنے ہوئے ہیں نہ اولاد نافرمان ہے نہ ڈاکے کا خطرہ ہے نہ کچہریوں کے چکر ہیں ، ہاتھ بھی صاف ہیں کردار بھی شفاف ہے عبادات میں دل لگتا ہے اللہ کی طرف رجحان ہے، تو یہ اللہ کا فضل و کرم ہے۔

تجارت میں سچ ہوگا تو برکت ہوگی ، جھوٹ ہوگا تو شاید مال کی مقدار بظاہر زیادہ نظر آئے لیکن برکت نہیں ہوگی، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے **و ان کتما و کذبا محقت برکة بیعهما (بخاری)**

اگر بائع اور مشتری عیب چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان کے کاروبار سے برکت ختم ہو جائے گی۔

سیاست میں جھوٹ

تجارت کی طرح ہم سیاست میں بھی جھوٹ کو ضروری سمجھتے ہیں جو سیاستدان جھوٹ نہیں بولتا وہ ایک ناکام سیاستدان تصور کیا جاتا ہے اور جو جھوٹ بول کر جتنا زیادہ عوام کو بے وقوف بناتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ کامیاب سیاستدان ہے ، حکومت واقتدار کے ایوانوں میں بیٹھ کر بھی جھوٹ بولنا ایک ضرورت خیال کیا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے **ثلاثة لا یکلمهم الله یوم القیامة و لا یزکیهم ... و لا ینظر الیهم و لهم عذاب الیم ، شیخ زان ، ملک کذاب ، عائل مستکبر (مسلم)**

تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے دن نہ اللہ تعالیٰ ان سے شفقت کے ساتھ بات کریں گے نہ ان کے گناہ معاف کر کے ان کا تزکیہ کریں گے ---اور نہ انہیں نظر کرم سے دیکھیں گے بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

1- وہ بوڑھا انسان جو بڑھاپے کے باوجود بدکاری سے باز نہیں آتا

2- وہ حکمران جسے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی جو قوم کے سیاہ وسفید کا مالک ہوتا ہے جس کی بات کو قانون کا درجہ حاصل ہوتا ہے جس رائے کے خلاف عدالتیں بھی لب کشائی کی جرات نہیں کرتیں ، وہ پھر بھی جھوٹ بولے اور بولتا چلا جائے۔

3- وہ شخص جس کے پاس کوئی دولت بھی نہیں پھر بھی تکبر کرتا ہے دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

بچوں سے جھوٹ

مائیں عام طور پر بچوں کو بہلانے کے لئے یا اپنے پاس بلانے کے لئے جھوٹے وعدے کرتی ہیں ، جہاں یہ عمل ان کے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ کے طور پر لکھ دیا جاتا ہے وہاں اس بچے کی غلط تربیت اور اسے جھوٹ کا عادی بنانے کا سبب بنتا ہے

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے **اما انک لو لم تعطه شیئاً کتبت علیک کذبة (ابو داؤد . مسند احمد)**

اے ماں اگر تو اپنے بچے کو وعدہ کے مطابق نہ دیتی تو تیرے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

دین میں جھوٹ

سب سے افسوس ناک بات یہ ہے کی آج دین کے نام پر جھوٹ بولا جاتا ہے، منبر و محراب پر کھڑے ہو کر جھوٹ بولنے میں شرم محسوس نہیں کی جاتی ہے

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے **لا یحلف احد علی منبری کاذباً الا تبوا مقعده من النار (مسند احمد)**

جو شخص میرے منبر کا وارث ہو کر جھوٹ بولتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔

منبر و محراب پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی صفات میں غیروں کو شریک کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی شان میں کمی کر کے کسی اور کو الوہیت کے مقام پر فائز کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

و یوم القیامة تری الذین کذبوا علی الله وجوههم مسودة الیس فی جهنم مثوی للمتکبرین (الزمر آیت 30)

جو لوگ اللہ کے بارہ میں جھوٹ بولتے ہیں تم دیکھو گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہوں گے، تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ یقیناً جہنم ہے۔

اسی طرح منبر ومحراب پر کھڑے ہو کر جھوٹی حدیثیں بیان کی جاتی ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار (متفق علیہ)

جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اس کے علاوہ بھی بے شمار مواقع ہے جہاں ہم نے جھوٹ کو عادت کے طور پر اپنا رکھا ہے مثلاً جھوٹی تعریف، جھوٹے سرٹیفکیٹ اور اسناد، زرد صحافت، اور اپریل فول وغیرہ یہ سب کچھ ہماری تہذیب وثقافت کا حصہ بن چکے ہیں لیکن افسوس کی یہ تہذیب وثقافت مسلمانوں کی نہیں ہے۔

جھوٹ کے برے اثرات

ایمان کا خاتمہ

جھوٹ بولنے والا شخص مومن نہیں ہوسکتا ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، پھر پوچھا گیا کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، پھر پوچھا گیا کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں (موطا امام مالک)

نفاق کا پیدا ہونا

جھوٹ نفاق کی علامت ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اربع من کن فیہ کان منافقا خالصاً. اذا اوتمن خان و اذا حدث کذب و اذا عاھد غدر و اذا خاصم فجر (متفق علیہ)

چار عادات جس انسان میں ہوں گی وہ خالص منافق ہے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے، جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب جھگڑتا ہے تو بے ہودہ زبان استعمال کرتا ہے۔

برکت کا خاتمہ

جھوٹ سے برکت ختم ہو جاتی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے الیمین الکاذب منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للکسب (مسلم)

جھوٹی قسم سے سودا تو بک جاتا ہے مگر کاروبار سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

دل کا سیاہ ہونا

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے لا یزال العبد یکذب و تُنکت فی قلبہ نکتۃ سوداء حتیٰ یسود قلبہ کلہ فیکتب عند اللہ من الکاذبین (موطا امام مالک)

جب کوئی انسان مسلسل جھوٹ بولتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ پڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالی کے ہاں جھوٹے انسانوں میں شمار کیا جاتا ہے، یعنی اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے پھر اسے توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔

رحمت کے فرشتوں کا دُور ہو جانا

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ (ترمذی)

جب کوئی انسان جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے کیوں کہ اس کے جھوٹ کی بدبو اس کے لئے نا قابل برداشت ہوتی ہے۔

جہنم کا قرب

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ایاکم و الکذب فان الکذب یھدی الی الفجور و ان الفجور یھدی الی النار (متفق علیہ)

جھوٹ سے اجتناب کرو، جھوٹ کی وجہ سے انسان بہت سے گناہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور یہ گناہ اسے جہنم میں لے جانے کا سبب بنتے ہیں

جھوٹ کی سزا

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے اور ایک بیٹھا ہے، کھڑا ہونے والا شخص بیٹھے ہوئے کے جبڑے میں ایک ٹیک ڈال کر کھینچتا ہے جس سے اس کا دایاں جبڑا گدی تک پھٹ جاتا ہے پھر وہ بائیں طرف سے ایسا کرتا ہے تو بائیں طرف کا جبڑا گدی تک پھٹ جاتا ہے اسی دوران دایاں جبڑا اصلی حالت میں آ جاتا ہے وہ پھر دائیں جبڑے کو چیرتا ہے پھر بائیں کو، یوں یہ عذاب مسلسل ہو رہا ہے میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ وہ شخص ہے جو جھوٹ بولتا ہے اور اس کی جھوٹی بات ہر جگہ پھیل جاتی تھی۔ (بخاری)

جھوٹ ترک کرنے پر انعام

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے انا زعیم ببیت فی وسط الجنۃ لمن ترک الکذب و ان کان مازحاً (ابوداؤد)

میں اس شخص کو جنت کے اعلی مقام میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ ترک کردے اور بطور مزاح بھی جھوٹ نہ بولے۔

اس لئے ایک مومن ہونے کے ناطے ہمیں اپنی زندگی سے جھوٹ کا خاتمہ کرنا چاہیے تاکہ ہم دنیا وآخرت کی بھلائیاں سمیٹ سکیں۔